روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
بدھ 12۔اگست 2015ء 26شوال 1436 ہجری 12 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 183

قرآن کی اطاعت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے اور اسے چھوڑ کر دوسرے ولیوں کی پیروی نہ کرو۔ تھوڑا ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔ (اعراف:4)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

تکمیل قرآن کی دعا: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ قرآن کریم مکمل ہونے پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اے میرے اللہ! مجھ پر قرآن کریم کی برکت سے رحم فرما اور قرآن کریم کو میرے لئے امام اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے۔ اے میرے اللہ! اس (قرآن) میں سے جو میں بھول جاؤں اور وہ مجھے یاد دلا دے اور جس کا مجھے علم نہیں وہ مجھے سکھا دے اور رات اور دن کے اوقات میں ان کی تلاوت میرے نصیب کر اور اے رب العالمین! قرآن کریم کو میرے فائدے کے لئے حجت بنا دے۔

(احیاء علوم الدین للغزالی، جزء اول صفحہ 278)

تلاوت سننے کے وقت خاموشی: قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے یہ ادب بھی سکھایا گیا ہے کہ جب تلاوت کی جا رہی ہو تو خاموشی سے سنا کرو۔ ارشاد خداوندی ہے۔ ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

(الاعراف:205)

آنحضور ﷺ نے فرمایا: جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے ایک اجر ہے اور جو غور سے سنتا ہے اس کے لئے دُوہرا اجر ہے۔

(سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من استمع الی القرآن حدیث نمبر 3232)

تلاوت والا گھر: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

وہ گھر جس میں قرآن کریم پڑھا جاتا ہے آسمان والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ زمین والوں کو ستارے دکھائی دیتے ہیں۔

(شعب الایمان، التاسع عشر باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن)

دوسروں کو بھی سکھاؤ: حضرت ابوامامہؓ باہلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود بھی پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھاتا ہے کیونکہ حامل قرآن جو دعائیں کرتا ہے وہ یقیناً قبول کی جاتی ہیں۔

(شعب الایمان التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تعلیم القرآن جزء 2 صفحہ 405)

میں خود جنت میں لے کر جاؤں گا: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایسے شخص کے لئے خوشخبری ہو کہ جس نے خود قرآن کریم سیکھا اور پھر دوسروں کو سکھایا اور جو کچھ قرآن کریم میں ہے اس پر عمل کیا۔ میں اس کو خود جنت میں لے کر جاؤں گا اور جنت کی طرف لے جانے والا راہبر بنوں گا۔

(کنزالعمال جلد 1 صفحہ 531 کتاب الاذکار من قسم الاقوال، باب السابع فی تلاوۃ القرآن و فضائلہ، الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن حدیث نمبر 2375)

صحابہ کے دو گروہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک دن گھر سے مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو حلقے بنے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ تلاوت قرآن اور دعاؤں میں مصروف ہیں اور کچھ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا دونوں گروہ نیک کام کر رہے ہیں جو لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں اور دعائیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں دے اور چاہے تو نہ دے اور جو لوگ پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں تو خدا نے مجھے معلم اور استاد بنا کر بھیجا ہے۔ پھر آپ اس پڑھنے والے گروہ میں جا کر بیٹھ گئے۔

(سنن ابن ماجہ۔ المقدمہ۔ باب فضل العلماء حدیث نمبر 225)

دین کیلئے وقف کردو

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''یہ بڑے خطرات کے دن ہیں اس لئے سنبھلو اور اپنے نفسوں سے دنیا کی محبت کو سرد کردو اور اپنے دین کی خدمت کے لئے آگے آؤ اور ان لوگوں کے علوم کے وارث بنو جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت پائی تا تم آئندہ نسلوں کو سنبھال سکو۔ تم لوگ تھوڑے تھے اور تمہارے لئے تھوڑے مدرس کافی تھے مگر آئندہ آنے والی نسلوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور ان کے لئے بہت زیادہ مدرس درکار ہیں پس اپنے آپ کو دین کیلئے وقف کردو۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد 2 صفحہ 284)

دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے خود کو پیش کریں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ (ناظر اعلیٰ)

☆.........☆.........☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاءالاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

اداریہ

1969ء میں احمدیت۔ترقیات کا جائزہ

ممالک بیرون میں مسلسل پیش قدمی کا سفر جاری ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا قدم مسلسل آگے بڑھ رہا ہے۔1969ء میں جماعت کی ترقیات کا ایک مختصر جائزہ پیش ہے تا کہ خدا کے فضلوں پر شکر کا اظہار ہو اور خدائی وعدے پورا ہونے کو ہم ایک تسلسل کے ساتھ دیکھ سکیں۔

اس جائزہ کی بنیاد 3 چیزیں ہیں۔

1۔چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب (وکیل المال ثانی اور وکیل التعلیم) کا ایک مضمون۔

2۔صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا ایک انٹرویو مطبوعہ ہفت روزہ لاہور (24 مارچ 1969ء)

3۔مجلس مشاورت میں پیش کی جانے والی رپورٹ وکالت تبشیر

ان سب کی مدد سے ایک طائرانہ جائزہ حاضر ہے۔

1۔1969ء میں 42 ممالک میں احمدیہ جماعتیں قائم ہو چکی تھیں۔ان کے نام یہ ہیں۔

1۔امریکہ 2۔کینیڈا 3۔ٹرینیڈاڈ 4۔سورینام 5۔گی آنا 6۔انگلینڈ 7۔ہالینڈ 8۔سوئٹزرلینڈ 9۔جرمنی 10۔سکنڈے نیویا 11۔سپین 12۔دمشق 13۔لبنان 14۔فلسطین 15۔شام 16۔عدن 17۔مصر 18۔کویت 19۔مسقط 20۔بحرین 21۔دبئ 22۔نائیجیریا 23۔غانا 24۔سیرالیون 25۔آئیوری کوسٹ 26۔گیمبیا 27۔لائبیریا 28۔ٹوگولینڈ 29۔سمالی لینڈ 30۔کینیا 31۔یوگنڈا 32۔تنزانیہ 33۔جنوبی افریقہ 34۔ماریشس 35۔سیلون 36۔برما 37۔ہانگ کانگ 38۔سنگاپور 39۔ملائیشیا 40۔انڈونیشیا 41۔فلپائن 42۔جزائر فجی۔

2۔ممالک بیرون میں سکولوں کی تعداد 80 تھی۔سال رواں میں مندرجہ ذیل سکول جاری کئے گئے۔ماریشس 1، غانا 2، تنزانیہ 1 اور یوگنڈا 1۔

3۔کالج 9 تھے۔سیرالیون 4، غانا 3، یوگنڈا 1 اور ماریشس 1۔

4۔بیرون ہندوستان بیوت الذکر کی تعداد 351 تھی۔دوران سال 6 نئی بیوت تعمیر کی گئیں۔

5۔غانا میں مشنری ٹریننگ کالج قائم تھا۔آئیوری کوسٹ اور یوگنڈا میں معلمین کلاسز جاری تھیں۔امسال کینیا میں معلمین کلاس جاری کی گئی۔

6۔نائیجیریا میں 2 ڈسپنسریاں قائم تھیں۔احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔گیمبیا میں ڈسپنسری کھولی گئی۔غانا میں بھی تقریباً مکمل ہو گئی اس طرح 5 میڈیکل مشن قائم ہو گئے۔

7۔7 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے تھے۔

8۔خلاصہ تفسیر القرآن انگریزی کی طباعت شروع ہو گئی۔دس پاروں کا فرنچ ترجمہ مع تفسیری نوٹس و دیباچہ پریس میں دیا گیا۔ڈچ ترجمہ کے دوسرے ایڈیشن کی طباعت کا انتظام بھی کیا گیا۔اسی طرح انڈونیشین زبان میں پہلے دس پارے مع تفسیر تیار تھے۔

9۔مندرجہ ذیل کتب شائع کی گئیں۔

خطبہ الہامیہ (عربی) 300، پیغام صلح (انگریزی) 300، تلخیص دعوۃ الامیر (انگریزی) 10000، اسلام کا اقتصادی نظام (عربی) 3000، نظام نو (ترکی) 3000، میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں (سپینش) 2000، (اٹالین) 5000، امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ (ترکی) 5000۔

10۔مندرجہ ذیل تراجم تیار کروائے گئے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی (سواحیلی)، مسیح ہندوستان میں (عربی)، ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات (انگریزی)، دعوۃ الامیر (ترکی)، لائف آف محمد ﷺ (جرمن)، لائف آف محمد ﷺ (ترکی)، Where DiD Jesus Die? (سواحیلی)، اسلامی اصول کی فلاسفی (ترکی) اور دعوۃ الامیر (عربی) کے تراجم زیر تیاری تھے۔

11۔جامعہ احمدیہ ربوہ میں 167 طالب علم تعلیم حاصل کر رہے تھے۔امسال 24 طلباء جامعہ میں داخل ہوئے۔

12۔سال رواں میں حکومت کا منظور شدہ طبیہ کالج بھی اس شعبہ کے تحت جاری کیا گیا۔جس میں مستند اطباء اور ڈاکٹرز کی خدمات سے طلباء فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

13۔تحریک جدید کا بجٹ 53 لاکھ تھا۔

14۔26 مشنوں میں 60 مرکزی مربیان اور 68 مثالی مربیان کام کر رہے تھے۔

15۔وکیل اعلیٰ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے سنگاپور، ملائیشیا، انڈونیشیا اور جاپان کا دورہ کیا۔ڈینش احمدی مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب نے عرب ممالک کا دورہ کیا۔

16۔انڈونیشیا میں جماعت کو پہلی مرتبہ ٹیلی ویژن پر اپنا تعارف کرانے کا موقع ملا۔

17۔انگلستان کے اخبارات نے پورے صفحہ پر احمدیت کے متعلق مضامین شائع کئے۔

مکرم معلم یوسف بیلو صاحب

جماعت احمدیہ کیمرون

کا چوتھا جلسہ سالانہ

خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کیمرون کو اپنا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ 22 اور 23 مارچ 2015ء کو بمقام مامفے (MAMFE) منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

پہلا دن

جلسہ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا، بعد از نماز فجر مکرم ابوبکر آدم صاحب نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی پاکیزہ سیرت پر درس دیا۔

مکرم امیر صاحب نائیجیریا کی صدارت میں پہلا اجلاس سہ پہر چار بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا، اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دعائیہ خط پڑھ کر سنایا گیا جس کا فرنچ اور لوکل زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا۔امیر صاحب کے ابتدائی کلمات کے بعد پہلی تقریر ''رسول کریم صلی اللہ و سلم کی غیر مسلموں سے حسن سلوک کی تعلیم'' کے موضوع پر مکرم معلم محمد قاسم صاحب نے کی جس کا بعد ازاں فرنچ ترجمہ بھی کیا گیا۔دوسری تقریر ''خلافت خامسہ کا بابرکت دور اور عالمگیر امن کی کوششوں'' کے موضوع پر مکرم حافظ عبدالغنی شبامی صاحب (مربی سلسلہ) نے کی۔مقامی زبانوں میں ترجمہ کرنے کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔جس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔اور پھر مکرم مشنری انچارج صاحب نائیجیریا کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔جس کے بعد کھانے کا انتظام کیا گیا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد کے ساتھ ہوا، جس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔بعد ازاں انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر مکرم معلم اسحاق حبیب اللہ صاحب نے درس قرآن دیا۔

جلسہ کے دوسرے اور آخری دن کی کارروائی کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے امیر صاحب نائیجیریا کی صدارت میں ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد قصیدہ حضرت مسیح موعود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پیش کیا گیا۔جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دین کی پر امن تعلیم اور اتحاد مابین المذاہب کے موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا۔جس کا ترجمہ فرنچ اور Bamoun زبان میں کیا گیا۔دوسری تقریر مشنری انچارج نائیجیریا مکرم مولانا عبدالخالق صاحب نے خلافت کی ضرورت و اہمیت پر کی۔دنیا میں قیام امن کیلئے عالمگیر کوششوں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد فوج کی کوششوں کو سراہتے ہوئے ان کے نمائندہ سینئر ڈویژنل آفیسر آف مانیو Manyu کو جماعت احمدیہ کی طرف سے ڈونیشن دی گئی۔جس کا انہوں نے بہت شکریہ ادا کیا۔اس کے بعد صدر جماعت احمدیہ کیمرون مکرم انجینئر ابراہیم بالا صاحب نے تقریر کی اور سارے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔آئے ہوئے مہمانوں نے بھی شکریہ کے کلمات کہے جن میں لارڈ میئر آف مامفے، پیراماؤنٹ چیف آف مامفے، ایس ڈی او آف مانیو اور دیگر ائمہ کرام شامل تھے۔جلسہ کا اختتام مکرم مربی انچارج صاحب نائیجیریا کی دعا کے ساتھ ہوا۔

امسال جلسہ سالانہ کیمرون کے مختلف علاقوں کی بیس سے زائد جماعتوں کے علاوہ نائیجیریا سے 30 افراد پر مشتمل وفد اور ہمسایہ ممالک ایکٹوریل گنی اور چاڈ سے تقریباً دو ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے وفود شریک ہوئے۔اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ کیمرون کو بھرپور میڈیا کوریج بھی ملی۔جلسہ کی کارروائی دو ٹیلی ویژن چینل اور دو ریڈیو چینلز پر دکھائی اور سنائی گئی اور دو مقامی اخبارات میں اس کی رپورٹ بھی شائع ہوئی۔ان کے آئے ہوئے نمائندوں نے انٹرویوز بھی لئے۔جلسہ کے موقعہ پر جماعتی کتب کا سٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں جماعتی کتب کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کیمرون کا چھپوایا ہوا کیلنڈر بھی فروخت کے لئے رکھا گیا جس کو احباب نے پسند کیا۔

اللہ تعالیٰ سب کارکنان اور شاملین کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے اور جلسہ کی حقیقی برکات سے نوازتا چلا جائے۔آمین

(الفضل انٹرنیشنل 17 جولائی 2015ء)

(19)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

کوسووو، مونٹی نیگرو، بلغاریہ اور ہنگری کے وفود کی ملاقاتیں، سوال و جواب، ایمان افروز نظارے

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

8جون 2015ء

حصہ دوم

کوسووو کے وفد کی ملاقات

بعدازاں ملک کوسووو (Kosovo) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

کوسووو سے آنے والا وفد 17 افراد پر مشتمل تھا جن میں دو خواتین اور دو بچے بھی شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ کون سے افراد پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں اور ان کے جلسہ کے بارہ میں کیا تاثرات ہیں؟

وفد کے ایک ممبر AGRON BINAKAJ صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ:

گزشتہ سال کے مقابل پر جلسہ کے انتظامات میں غیر معمولی وسعت اور نمایاں تبدیلیاں محسوس کی ہیں۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔

SHAIP ZEQIRA نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں اس جلسہ میں شامل ہو کر انتہائی خوش ہوں اور یہ میری زندگی کے بہترین اور مسرت آمیز دن تھے۔ جلسہ کے تمام انتظامات اور یہاں موجود ہر شخص نے مجھے متاثر کیا ہے۔ سارے انتظامات بہت منظّم تھے۔

موصوف نے کہا کہ مجھے ایک روحانی خوشی بھی حاصل ہوئی ہے۔

SHKELQIM BYTYCI صاحب جو بطور لوکل معلم خدمت بجالا رہے ہیں وہ بھی پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

کوسووو میں ہماری جماعت کی تعداد بہت کم ہے۔ میں پہلی دفعہ یہاں آکر اتنی بڑی جماعت کو دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ اس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہو کر مجھے حقیقتاً اس بات کا احساس ہوا ہے کہ میں احمدیت کی عظیم فیملی کا ایک حصہ ہوں۔

موصوف نے کہا:

کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطابات انتہائی پُر معارف اور سبق آموز تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ میں تمام اعلیٰ انتظامات کے لئے بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

وفد میں شامل ایک خاتون RINA ZEQIRAJ صاحبہ نے بتایا کہ:

میں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ جلسہ کے تمام انتظامات ہر لحاظ سے مکمل تھے۔ اگر کسی کو جماعت احمدیہ کی صداقت کا ثبوت چاہئے تو وہ یہاں جلسہ پر آئے اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے بڑا اچھا نکتہ بیان کیا ہے۔

موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں کوسووو کی جماعت کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ۔ میں تو ہر چھوٹی جماعت کی لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ کرے کہ وہاں بھی اتنی وسعت پیدا ہو جائے کہ وہاں بھی بڑے بڑے جلسے منعقد ہونے لگیں۔

ایک دوست Alban Zeqiraj صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کوسووو کے تمام احباب کی طرف سے السلام علیکم عرض کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت کوسوو کے تمام احباب کے نام وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پیغام بھجوایا۔

موصوف نے عرض کیا کہ گزشتہ چار سال سے کوسووو میں کوئی مرکزی مربی نہیں ہے۔ حضور انور سے دعا کی درخواست ہے کہ وہاں جلد ایک مربی کے آنے کے سامان پیدا ہو جائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنے ملک کے لیڈروں اور (-) کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل عطا فرمائے اور ان کی طرف سے پیدا کی گئی روکیں دور ہو جائیں۔

بعدازاں کوسووو جماعت کے سیکرٹری اشاعت محمد پیتسی (Muhamet Peci) صاحب نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے اور ایک اور دوست Rexhep Hasani صاحب کو قرآن کریم کے البانین ترجمہ کی پروف ریڈنگ کی ذمہ داری دی ہے اور یہ غیر معمولی طور پر مشکل اور نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں اس اہم ذمہ داری کی بطریق احسن ادائیگی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ بہت احتیاط سے کریں۔ بہت توجہ طلب امر ہے۔ جب بھی ترجمہ کا کام شروع کریں تو دعا کے ساتھ شروع کریں اور دعا پر ہی ختم کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آمین

ایک دوست Bleart Zeqiraj صاحب نے عرض کیا کہ کوسووو جماعت کے بعض احباب کی خواہش ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کریں۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

ایک اور دوست مکرم Ilirian Ibrahimi صاحبہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود کی اُن تمام دعاؤں کو جو آپ نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں کوسووو سے آئے ہوئے وفد کے تمام اراکین کے حق میں ان دعاؤں کو قبول فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں شامل ایک دوست Nezir Balaj صاحب کے متعلق دریافت فرمایا کہ وہ کب سے احمدی ہیں؟

اس پر موصوف نے اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے بیعت کئے تین سال ہو چکے ہیں۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق دے اور جماعت کوسووو کی ترقیات میں مثبت کردار ادا کرنے کی توفیق دے۔

کوسووو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

مونٹینیگرو کے وفد کی ملاقات

بعدازاں بارہ بجکر پچاس منٹ پر ملک Montenengro سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

اس وفد میں Ragip Shaptafi (راغب شپتافی) صاحب، Ali Kovaçi علی کوواچی صاحب شامل تھے۔

راغب صاحب دوسری دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال کے جلسہ میں بہت ہی نمایاں فرق محسوس کیا، بلحاظ انتظامات کے اور بلحاظ تعداد کے بھی۔ جلسہ کی تقاریر اور خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات بہت ہی ایمان افروز تھے۔

انہوں نے بتایا کہ وہ پچھلے سال جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور واپس جانے کے بعد انہوں نے اپنے حلقہ احباب میں کئی لوگوں سے جماعت کے تعلق سے رابطہ کیا۔ اپنے شہر کے Mayor سے اور ان کے نائب سے بھی رابطہ کیا۔ نیز Montenegro کے ایک سابق منسٹر سے بھی رابطہ کر کے جماعت کے بارہ میں بتایا۔

موصوف نے بتایا کہ اس وقت دو رکاوٹیں نظر آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو (-) طبقہ ہے وہ جماعت کے خلاف ہے اور وہ قریب نہیں آتا اور دوسری چیز یہ ہے کہ غیر مسلم مذہب کے قریب نہیں آتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا (-) تو ذاتی مفاد دیکھتے ہیں۔ خود نہیں سوچتے کہ جماعت احمدیہ کیا کہتی ہے اور جماعت کی کیا تعلیم ہے۔ جو پاکستانی (-) کہتا ہے اس کو مان لیتے ہیں اور اسی کے پیچھے چلتے ہیں۔ انہی (-) نے (دین) کی جو شکل بگاڑی ہے اس کو ختم کرنے کے لئے امام مہدی نے آنا تھا۔

Ragip صاحب نے بتایا کہ Montenegro میں (-) کے نزدیک عموماً یہی مشہور ہے کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کو قبول نہیں کرتی، لیکن جو شخص جماعت کو قریب سے دیکھتا تو اس پر فی الفور واضح ہو جاتا ہے کہ یہ محض جھوٹ ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جماعت احمدیہ پر انتہائی جھوٹا الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ کو قبول نہیں کرتے۔ جبکہ ہم تو دعوت دیتے ہیں کہ آئیں اور ہمیں دیکھیں۔ ہم سے خاتم النبیّین کے صحیح مقام پر بحث کریں۔ ساری دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ کون صحیح ہے اور کون غلط ہے؟ لیکن مخالفین ہم سے بات کرنے کیلئے ہی تیار نہیں ہوتے کیونکہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

موصوف نے بتایا کہ اس حوالہ سے حضور انور کے خطبہ جمعہ نے انہیں بہت متاثر کیا ہے۔ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ احمدی آنحضرت ﷺ سے الگ ہیں، لیکن حضور کا خطبہ سننے سے میرے دل میں آنحضرت ﷺ کی محبت گھر کر گئی۔

موصوف نے کہا کہ وہ جماعت کی سچائی کے قائل ہو چکے ہیں۔ جلسہ کے آخری دن وہ بیعت میں حصہ نہیں لے سکے جس کی وجہ ان کی علالت طبع

رہی۔ ان کا بلڈ پریشر high ہوگیا تھا۔ لیکن اب وہ اپنے آپ کو احمدی خیال کرتے ہیں۔ اسی ضمن میں موصوف نے بتایا کہ جب وہ بیمار ہوئے تو ان کی تیمارداری جلسہ گاہ میں موجود 4 مختلف ڈاکٹروں نے کی اور ان کا بہت زیادہ خیال رکھا۔ اس سے بھی وہ بے حد متاثر ہیں۔

اس وفد میں شامل علی صاحب (Ali Kovaçi) نے بتایا کہ وہ پہلی بار جلسہ پر آئے ہیں اور انہیں افسوس ہے کہ وہ پہلے کیوں نہیں آئے اور اتنی دیر کیوں کردی۔

موصوف نے کہا کہ میں جلسہ پر آکر بہت خوش ہوں۔ مجھے اطمینان قلب حاصل ہوا ہے۔ مہمان نوازی بھی بہت عمدہ تھی۔ دنیا میں اس وقت صرف جھگڑا اور اختلافات ہیں لیکن جس طرح کا اتفاق آپ لوگوں میں موجود ہے وہ دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتا۔

موصوف نے بتایا کہ جب انہیں جلسہ کے بارہ میں بتایا گیا تھا تو انہوں نے کچھ اندازہ تو کیا تھا لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ اتنے عظیم الشان پیمانہ پر ہوگا۔ اگر کوئی چھوٹا سا بھی مسئلہ پیش آتا تو وہاں پر موجود رضاکاران اس کو بہترین رنگ میں حل کر دیتے۔ اتنے لوگوں کیلئے کھانے کا انتظام بہت حیران کن تھا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگ یہاں آئیں اور (دین) کا حقیقی چہرہ دیکھیں اور نئی روحانی دنیا دیکھیں۔

موصوف نے کہا کہ مونٹینیگرو میں جماعت کے قیام اور مشن کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب جماعت رجسٹرڈ ہوجائے گی اور سینٹر قائم ہوجائے گا تو لوگ خود دیکھ لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مونٹینیگرو میں لٹریچر شائع کریں۔ ہمارا کام ہے کہ

جس طریق سے بھی ہو (دین) کی اشاعت کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود کا زمانہ ہی تکمیل اشاعت (دین) کا زمانہ ہے۔ ہدایت تو پہلے مکمل ہوگئی تھی۔ اب یہ تکمیل اشاعت (دین) کا زمانہ ہے۔ (-) نے تو دین کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ ہر (-) کہتا ہے کہ میرا دین سب سے اچھا ہے جبکہ اصل دین تو قرآن ہے اور ثابت شدہ احادیث ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور یہی (دین) ہے نہ کہ وہ جو (-) نے اپنے پاس سے ہی بنایا ہوا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ جرمنی میں جماعت احمدیہ کا تعارف بہت مضبوط ہے اور وہ اس سے بہت متاثر ہوئے ہیں کہ جرمن حکومت جماعت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ دراصل حقیقی (دین) کی تعلیم پیش کرتی ہے اسی لئے جماعت کی نیک نامی ہے۔ جہاں بھی (دین) کا حقیقی چہرہ دکھایا جاتا ہے تو لوگوں پر اس کا لازماً خوش کن اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر (دین) کی تشہیر شدت پسند تنظیموں کی طرف سے ہوتو اس کا لازماً بدترین اثر ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی صحت اور درازئ عمر کیلئے دعا گو ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو صحت دے اور آپ کو توفیق دے کہ آپ جماعت کے ساتھ تعلق نبھانے والے ہوں اور جماعتی کاموں میں مددگار بننے والے ہوں۔ کامیابی کیلئے آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کیلئے مزید راہیں کھلتی چلی جائیں۔ آخر پر موصوف نے یہ بھی کہا کہ میں اپنے آپ کو احمدی شمار کرتا ہوں۔

مونٹینیگرو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات دوپہر ایک بجے ختم ہوئی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

مکرم ماسٹر عبدالقدوس کی فیملی کی ملاقات

وفود کی ملاقات اور میٹنگز کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے گئے اور مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کی فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ماسٹر عبدالقدوس شہید نے پولیس کے انتہائی ظالمانہ torture کے نتیجہ میں 30 مارچ 2012ء کو شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔ شہید مرحوم گورنمنٹ پرائمری سکول ربوہ میں سکول ٹیچر تھے اور پولیس نے ایک جھوٹے قتل کے جھوٹے مقدمہ میں انہیں گرفتار کیا اور اس قدر بے دردی کے ساتھ مارا اور تشدد کیا کہ آپ ان مظالم کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خدا کے حضور حاضر ہوگئے۔

اس کے بعد بیرونی ممالک مالی، نائیجر، برازیل، تاتارستان، لتھوانیا اور تاجکستان سے آنے والے مربیان کرام نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربیان سے ان کے کام اور پروگراموں کے حوالہ سے جائزہ لے کر ہدایات فرمائیں اور مختلف امور کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔

آخر پر تمام مربیان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت تشریف لاکر نماز ظہر اور عصر جمع کرکے پڑھائی۔

7 نکاحوں کا اعلان

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات نکاحوں کا اعلان کیا۔

تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی خوشی کے مواقع ہیں۔ لڑکے کے لئے بھی، لڑکی کے لئے بھی، دونوں گھروں کے لئے بھی اور ان کے عزیزوں کے لئے بھی۔ لیکن اس خوشی کی حقیقت اُن پر ہی ظاہر ہوتی ہے یا ان کے لئے ہی اس کا فائدہ ہے جو اس خوشی کے موقع پر بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اُس کو یاد رکھتے ہیں، اُس کے حکموں کو یاد رکھتے ہیں اور اپنے دلوں کو تقویٰ سے پُر رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہی نصیحت بار بار ان آیات میں کروائی جو تلاوت کی گئیں۔ تقویٰ ہوگا تو ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھا جائے گا، ایک دوسرے کے اعتماد کو بھی تقویت پہنچانے کی کوشش کی جائے گی اور اعتماد قائم کرنے کی بھی کوشش کی جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لڑکی اور لڑکے میں جب تک اعتماد قائم نہ ہو رشتے قائم نہیں رہ سکتے۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ وہ ہر خامی سے پاک ہے۔ خامیاں، کمزوریاں ہر ایک میں ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ میں میری فلاں خامی اگر ظاہر ہوگئی تو ہمارا رشتہ قائم نہیں رہے گا ٹھیک نہیں۔ رشتوں میں قائم کرنے کے لئے سچائی کا حکم ہے اس لئے سچائی کا تقاضا یہ ہے کہ رشتے قائم کرتے وقت اور بعد میں بھی اگر کوئی کمزوری اور خامی ہو یا غلطی سرزد ہوگئی ہو تو اعتماد میں لیتے ہوئے سچائی پر قائم رہتے ہوئے اس کو ایک دوسرے پر ظاہر کریں اور برداشت کا مادہ دونوں میں ہونا چاہئے۔ برداشت کریں اور معاف کرنے کی کوشش کریں۔ درگزر کرنے کی کوشش کریں۔ جب یہ ہوگا تو پھر رشتوں میں نہ صرف اعتماد پیدا ہوتا ہے بلکہ محبت اور پیار بڑھتا ہے اور وہی رشتے پھر ہمیشہ قائم رہنے والے بھی ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جب بھی میں آتا ہوں لوگ بڑی شدت سے خواہش کر رہے ہوتے ہیں کہ نکاح پڑھائیں لیکن بہت سے رشتے ایسے ہیں کہ نکاح تو پڑھوا لیتے ہیں لیکن چند مہینے بھی وہ رشتے قائم نہیں رہتے۔ تو **اصل چیز یہ نہیں ہے کہ مجھ سے نکاح پڑھوا لیا۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنے رشتوں کو ہر لحاظ سے قائم رکھنے کی کوشش کریں** اور پھر صرف یہی نہیں بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کا بھی خیال رکھیں اور آخری آیت میں یہی توجہ یہاں دلائی گئی ہے کہ تم جہاں اپنے اعمال کو احسن رنگ میں ادا کر کے آئندہ کے لئے خیر اکٹھی کرو اور اگلے جہاں کی فکر کرو وہاں اپنی نسل جو تمہارا مستقبل ہے، جو تمہارا کل ہے اس کا بھی خیال رکھو اور ان کی تربیت احسن رنگ میں کرو۔ اور وہ تربیت تبھی ہوسکتی ہے جب انسان خود بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے جائزے لیتا رہے اور میاں بیوی اپنے گھر کے ماحول کو خوبصورت اور حسین بنانے کی کوشش کریں اور اسی طرح ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ اب اس کے بعد میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ شاہدہ مغفور بنت مکرم مغفور احمد صاحب کا نکاح عزیزم سفیر الرحمان ناصر (مربی سلسلہ جرمنی) ابن مکرم عبدالرحمان ناصر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ وجیہہ انور (واقفۂ نو) بنت مکرم رفیق الرحمان انور صاحب کا نکاح عزیزم عاصم بلال عارف (واقف نو) ابن مکرم نصیر احمد عارف صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ نورین فاروق (واقفۂ نو) بنت مکرم آصف فاروق صاحب کا نکاح عزیزم نعمان خالد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم خالد محمود صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ ثوبانہ نعیم (واقفۂ نو) بنت مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب کا نکاح عزیزم حسیب احمد (متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم مبارک احمد گھمن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ امۃ الہادی عالیہ نور حبش بنت مکرم ہدایت اللہ حبش صاحب کا نکاح عزیزم طاہر ندیم چوہدری (واقف نو) ابن مکرم نورالدین چوہدری صاحب کے ساتھ طے پایا۔

6۔ عزیزہ درِنجم لون (واقفۂ نو) بنت مکرم سعید احمد لون صاحب کا نکاح عزیزم محمد زرتشت حبش ابن مکرم ہدایت اللہ حبش صاحب کے ساتھ طے پایا۔

7۔ عزیزہ صائمہ انجم باجوہ (واقفۂ نو) بنت مکرم طاہر احمد باجوہ صاحب کا نکاح عزیزم محمد اطہر کاہلوں (واقف نو) ابن مکرم محمد اصغر کاہلوں صاحب کے ساتھ طے پایا۔

ان نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

بلغاریہ کے وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ (Bulgharia) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے امسال 76 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔ جن میں سے پچاس افراد 30 گھنٹے سے زائد کا سفر طے کر کے آئے تھے۔ اس وفد میں 43 افراد عیسائی اور غیر احمدی شامل تھے۔

حضور انور نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا اور فرمایا جلسہ کیسا رہا اور آپ کے کیا تاثرات ہیں۔

وفد کے ایک ممبر نے عرض کیا کہ میں پہلے بھی جلسہ میں شامل ہو چکا ہوں اس دفعہ بہت اچھا لگا۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ ہم نے تقاریر کو بہت غور سے سنا ہے۔ حضور انور کے خطابات نے ہم پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا کو برے کاموں سے روکنے اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے ایک مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی میں ایک بلغارین طالبعلم عزیزم عبداللہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس کے والدین نے سوال کیا کہ کیا عبداللہ اچھی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جو تعلیم حاصل کر رہا ہے وہ بہت اچھی ہے کس قدر سیکھا ہے اس کا علم تو نہیں لیکن بہرحال جامعہ پاس کرنے کے بعد اس کو ٹریننگ بھی دیں گے۔ مجھے امید ہے کہ یہ بلغاریہ کے لئے اچھا مربی ہی ہوگا۔ خدا تعالیٰ اسے توفیق دے کہ یہ عاجزی کے ساتھ اپنے وقف کا حق ادا کرنے والا ہو۔ عبداللہ کے والد ابراہیم صاحب ایک دن فخر کریں گے کہ ان کا بیٹا مربی بنا ہے۔

عبداللہ کی والدہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے بیٹے کے لئے ایسا رشتہ چاہئے جو جماعت کے لئے مفید ہو۔ خواہ پاکستانی لڑکی ہو یا کوئی اور ہو کوئی اچھا رشتہ مل جائے جو جماعت کے لئے خیر کا موجب ہو۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں یمن سے تعلق رکھتی ہوں اور بلغاریہ میں پی ایچ ڈی کی تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ جو تعلیم حضور انور نے بیان فرمائی ہے کہ جو اپنے آپ کو...... کہتا ہے وہ...... ہے اس تعلیم نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے۔ یہ دنیا میں امن قائم کرنے والی تعلیم ہے۔

موصوفہ نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ جو خدا کی راہ میں شہید ہیں وہ زندہ ہیں اور خدا کے حضور رزق دیئے جاتے ہیں اس کے کیا معنی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا پاکستان میں ہمارے بہت سے احمدی شہید کئے گئے ہیں۔ چونکہ انہوں نے مذہب کی خاطر جان دی۔ سچائی پر قائم رہے، سچائی کو پہچانا۔ اپنے مذہب کی خاطر، اپنے دین کی خاطر جان دی جائے تو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

حضور انور نے فرمایا یہ زندگی عارضی ہے اصل زندگی اخروی زندگی ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے۔ جو رزق دیا جائے گا وہ خدا کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا، درجات بلند ہوں گے اور اس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ شہداء کی نسلیں بھی اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں اور دنیاوی لحاظ سے بہت آگے چلی جاتی ہیں۔

شہداء کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے کام ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ جس دین کی خاطر انہوں نے قربانیاں دیں۔ اس دین میں اور بھی زندگی پیدا ہوگی۔ عظیم الشان ترقی ہوگی اور غیر معمولی کامیابیاں نصیب ہوں گی اور ان شہداء کی نسلیں بھی فائدہ اٹھائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا جو یمن کے حالات ہیں۔ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں تو خدا نے ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے، وہی جانتا ہے۔

ہاں اگر ایک قوم کے خلاف جنگ ٹھونسی جائے اور اس کو لڑائی پر مجبور کیا جائے تو پھر وہ اپنے دفاع میں اپنی جان بچانے کے لئے ہتھیار اٹھائے اور اپنا دفاع کرتے ہوئے کوئی مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

اب جو یمن میں لڑائی ہو رہی ہے شیعہ سنی ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ سیریا میں شیعہ سنی ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ اس قسم کے ظلم کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا......

سوال کیا گیا کہ شہداء کے زندہ ہونے والی آیت سے یہ استنباط کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جا رہا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اگر عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں تو پھر سب شہداء زندہ ہیں۔ اس لئے اس آیت سے غلط استنباط نہ کریں اور عیسیٰؑ کی وفات پر جو دوسری آیات ہیں ان پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے وفات کا ذکر فرمایا پھر اٹھائے جانے کا ذکر فرمایا۔

اگر عیسیٰؑ زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے اور انہوں نے واپس آنا ہے تو پھر یہی سلوک دوسرے شہداء کے ساتھ ہوگا تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی کیا خصوصیت رہی۔

سوال کرنے والے دوست نے عرض کیا کہ میں پہلے اسی عقیدہ پر قائم تھا کہ عیسیٰؑ زندہ ہیں۔ میں نے حضور انور کی تقاریر سنی ہیں تو اب یہ بات میرے دل میں گڑ گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں......

ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں عیسائی ہوں۔ جلسہ کی آرگنائزیشن بہت اچھی تھی۔ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔

میرا سوال یہ ہے کہ ساری دنیا کا پیدا کرنے والا ایک ہی ہے تو اگر آسمان سے کوئی اور آئے گا تو پھر دنیا میں فساد پیدا نہیں ہوگا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا عیسائی باپ بیٹا کہتے ہیں۔ بعض دفعہ بیٹا بگاڑ پیدا کر دیتا ہے۔ دو خدا ہوں گے تو دنیا میں فساد پیدا ہوگا۔ وہ آسمان سے نہ بھی آئے، آسمان پر ہی بیٹھا رہے اور وہاں سے ہی اپنا حکم چلائے تو تب بھی دنیا میں بگاڑ، فساد پیدا ہو جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف آئے تھے۔ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور اپنا کام ختم کر کے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

آنحضرت ﷺ آئے اور پھر آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں، آپؐ کی اتباع میں حضرت اقدس مسیح موعود تشریف لائے۔ آپ کو جماعت احمدیہ نے قبول کیا اور اب جماعت آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔

ایک مہمان نے سوال کیا دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں۔ جنت اور دوزخ کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کسی مذہب نے قتل کی تعلیم نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ اچھے کام کرو گے تو جزاء ملے گی اور برے کام کرو گے تو اس کی سزا ملے گی۔ قرآن کریم نے جنّتان کہا ہے اس دنیا میں اچھے کام کرنے والوں کے لئے جنت ہے اور آخرت میں بھی جنت ہے۔

باقی جو لوگ قتل و غارت کی تعلیم دیتے ہیں۔ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے ہیں یہ سب شیطانی کام ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے آغاز میں ہی اس کا ذکر تمثیلی زبان میں کیا ہے۔ اچھے کام کرو گے تو جنت میں جاؤ گے۔ برے کام کرو گے فتنہ پیدا کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت اچھے کاموں کے لئے کوشش کرتی ہے۔ جماعت امن کی تعلیم دے رہی ہے۔ وہ پیغام دے رہی ہے جو خدا کا پیغام ہے۔ جماعت انسانیت کی قدریں قائم کرتی ہے۔ پس جماعت کے پیغام پر چلو۔ نیک اعمال بجا لاؤ۔

حضور انور نے فرمایا اگر مذہب بگاڑ پیدا کرتا ہے تو جماعت کو تو مذہب نے نہیں بگاڑا۔ جماعت قتل کی تعلیم تو نہیں دیتی بلکہ مسلسل امن کی تعلیم دے رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا جس طرح دنیاوی قانون ہوتا ہے کہ جو برا کام کرتا ہے اسے سزا ملتی ہے۔ یہی قانون خدا کا ہے کہ برا کام کرنے والے کو سزا ملتی ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ آپ کا سارا انتظام بہت منظّم اور بہت اعلیٰ تھا۔ میں نے حضور انور کی سب تقاریر سنی ہیں۔ میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اگر بچے، بڑے سب یہ تقاریر سنیں تو ان کی بہترین تربیت ہو سکتی ہے۔ میں اپنے پوتے، پوتیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ کوئی بلغاریہ میں ہو تو ان کو سنبھالے اور تربیت کرے تاکہ یہ ضائع نہ ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا بلغاریہ کا قانون اجازت نہیں دیتا۔ جب بلغارین (مربیان) تیار ہو جائیں گے تو وہاں جائیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ آپ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حکومت کو یہ توفیق دے کہ ملک میں مذہبی آزادی دے اور (۔) کے پیچھے نہ چلے بلکہ حق کو پہچاننے کے لئے کھلا موقع دے اور آزادی دے۔

وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کو بہت سراہا اور اس بات کا اکثر اظہار کرتے رہے کہ اگر دنیا حضور کی باتیں سن لے اور ان پر عمل کر لے تو تباہی سے بچ جائے گی۔

خلیفہ وقت کی قبولیت دعا
کا نشان

Etem صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے چند سال قبل عیسائیت سے (دین) قبول کیا۔ احمدی ہونے سے پہلے کسی عیسائی فرقہ کیساتھ منسلک تھے اور وہاں بڑی اچھی ملازمت کر رہے تھے۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد ساری سہولیات چھوڑ کر وہاں سے علیحدہ ہو گئے۔

موصوف نے چند سال قبل جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر حضور انور سے ملاقات کے بعد بیعت کرنے کی توفیق حاصل کی تھی مگر ان کی اہلیہ نے (دین) قبول نہیں کیا تھا۔

ان کی اہلیہ کا کہنا تھا کہ میری تین بیٹیاں ہیں۔ اگر مجھے بیٹا مل جائے تو میں بھی احمدی ہو جاؤں گی۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں دعا کیلئے لکھا۔ اگلے سال جب وہ دوبارہ جلسہ میں آئیں تو سات ماہ کی حاملہ تھیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے بچے کیلئے نام رکھنے کی درخواست کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صرف لڑکے کا نام 'جاہد' تجویز فرمایا۔

جلسہ سے واپس جا کر موصوفہ نے مربی سلسلہ سے کہا کہ ڈاکٹرز نے بتایا ہے کہ لڑکی ہے اس لئے حضور انور کی خدمت میں دوبارہ درخواست کریں کہ لڑکی کا نام تجویز فرمائیں۔

اس پر مربی نے کہا کہ آپ نے تو کہا تھا کہ اگر بیٹا ہوا تو احمدی ہو جاؤں گی اور حضور انور نے بھی صرف بیٹے کا نام تجویز فرمایا ہے۔ اس لئے انشاءاللہ بیٹا ہی ہوگا۔ ڈاکٹرز غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ تو اس پر کہنے لگیں کہ میں تو پہلے ہی احمدی ہو چکی ہوں۔ میری اب کوئی شرط نہیں ہے۔

چنانچہ جب بچہ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے سے ہی نوازا۔ وہ جلسہ کے موقع پر اس بیٹے کو ساتھ لے کر آئی تھیں اور لوگوں کو بتا رہی تھیں کہ یہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کا واضح نشان ہے۔

ایک وکیل Pmario Bikov صاحب جو مسلسل گزشتہ 7 سالوں سے اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں وہ کہنے لگے کہ:

آج (دین) کا اصل چہرہ صرف خلیفہ ہی بیان فرماتے ہیں۔ جو (دین) کی تصویر حضور انور بیان فرماتے ہیں دراصل وہی حقیقی (دین) ہے۔ دنیا کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

وفد میں شامل ایک خاتون نے کہا:

خلیفۃ المسیح کی باتیں نہ صرف انفرادی زندگی

اور عائلی زندگی سنوارنے کیلئے گارنٹی مہیا کرتی ہیں بلکہ یہ باتیں تو اجتماعی طور پر معاشرے کو سنوارنے کیلئے بھی گارنٹی مہیا کرتی ہیں۔

ایک نومبائع Safet Arivov صافت عاریفوف صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار اپنی بلغارین زبان میں لکھی ہوئی نظم میں کچھ یوں کیا کہ:

میرے پیارے رب نے تجھے چنا ہے اے محمد رسول اللہ ﷺ کے غلام!

اے میرے پیارے حضور میں نے آپ کی آنکھ میں آنسو کا ایک چھوٹا سا قطرہ دیکھا ہے

جس نے میرے دل کی خشک زمین کو سرسبز اور شاداب بنادیا ہے

آپ کے آنسوؤں کے ذریعہ میں نے جرمنی میں جنت کو دیکھا ہے

میرے حضور آپ نے ایسا معجزہ کیا ہے کہ مجھ جیسے غریب انسان کو بلغاریہ سے ڈھونڈ لیا ہے

میں آپ کی مہربانی کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اے میرے پیارے حضور!

بلغاریہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 7 بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ہنگری کے وفد کی ملاقات

بعد ازاں سات بجکر پانچ منٹ پر ہنگری (Hungary) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہنگری سے 21 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کا حال دریافت فرمایا۔

ہنگری کے ایک دوست Mezei Laszlo (مے زے ای لاسلو) صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف پولیس کے محکمہ میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں اور اب ہنگری کے ایک انقلابی وزیراعظم کے نام پر ایک فنڈ قائم کیا ہے اور اس کے ذریعہ انسانیت کی خدمت کا کام کرتے ہیں۔ موصوف مذہباً عیسائی ہیں۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

چھوٹا بڑا ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کر رہا تھا اور پیار سے مل رہا تھا۔ مجھے ان لوگوں کی زبان تو سمجھ نہیں آئی لیکن ان کے چہرے کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ یہ لوگ پیار بانٹ رہے ہیں۔ میں نے دنیا دیکھی ہے اور مشرق سے لے کر مغرب تک اس قسم کا نظارہ نہیں دیکھا۔ مجھ پر اس جلسہ کا عجیب اثر ہوا ہے۔ یقیناً میں اپنے دوستوں کو جاننے والوں کو بھی جماعت احمدیہ کے اس جلسہ کے متعلق بتاؤں گا۔

خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میں جتنی دیر وہاں بیٹھا رہا مجھے محسوس ہو رہا تھا جیسے خلیفۃ المسیح کے وجود سے روشنی کی شعاعیں نکل کر میرے اندر جارہی ہیں۔ اسی طرح یہ بات میں نے جلسہ میں بھی محسوس کی کہ جب خلیفۃ المسیح خطاب کر رہے تو ایسا لگتا کہ آپ کی آنکھوں سے شعاعیں نکل کر سارے مجمع پر پڑ رہی ہیں اور سارا مجمع خلیفہ کے کنٹرول میں ہے۔

موصوف نے کہا: اتنا بڑا مجمع اتنے منظّم انداز میں منعقد کرنا اپنی ذات میں ہی ایک حیرت انگیز اور ناقابل بیان چیز ہے۔

ہنگری سے ایک عیسائی پادری Gabor Tamas صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

موصوف گزشتہ سال بھی جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور اس مرتبہ خود فون کر کے پوچھا کہ کیا میں اس سال بھی جلسہ میں شامل ہوسکتا ہوں۔ چنانچہ حضور انور سے ملاقات کے دوران جب حضور انور نے ان سے پوچھا کہ آپ تو پچھلے سال بھی آئے تھے تو بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ حضور تو لاکھوں لوگوں سے ملتے ہیں پھر کس طرح یاد رکھ لیتے ہیں۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں آپ لوگوں کے جلسہ میں شامل ہو کر اپنے ایمان میں ایک تازگی محسوس کرتا ہوں۔ آپ لوگ بڑی دلیری کے ساتھ دنیا اور بین المذاہب امن کے قیام میں لگے ہوئے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو کل انگریزی زبان میں خطاب فرمایا ہے وہ جہاں انسانیت کو تباہ ہونے سے بچاتا ہے وہاں انسانی اقدار بھی قائم کرتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم نے ساری دنیا میں انسانی اقدار قائم کرنی ہیں۔ انسانی اقدار قائم ہوں گی تو دنیا میں امن رواداری اور بھائی چارہ قائم ہوگا اور دنیا امن کا گہوارہ بنے گی۔

ایک نومبائع خاتون نے ایک ماہ قبل بیعت کی تھی۔ وہ بھی جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آئی تھیں۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ سکول میں ٹیچر ہیں اور Organic Chemistry میں Ph.D بھی کر رہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا تعالیٰ آپ کو برکت دے اور آپ کی نیک خواہشات پوری کرے۔

ہنگری کے وفد میں ایک افغانی غیر از جماعت دوست محمد اجمل صاحب بھی شامل ہوئے تھے۔ موصوف کا کچھ عرصہ پہلے ہی جماعت سے تعارف ہوا ہے۔ جلسہ میں شمولیت کے بعد کہنے لگے کہ:

مجھے تو آپ کی جماعت میں کوئی غلط بات نظر نہیں آئی۔ یہ تو بڑا پیارا (دین) ہے جو آپ لوگ پیش کرتے ہیں۔ آپ پر جو پاکستان اور دوسری حکومتیں ظلم کرتی ہیں وہ سراسر ناجائز ہے۔ ہر طرف محبت ہے، بھائی چارہ ہے اور آنحضرت ﷺ پر درود پڑھا جاتا ہے۔ اصل حقیقی (دین) تو آپ کے پاس ہے۔

ہنگری کے وفد میں Gabor Peter (گابور پیٹر) صاحب بھی شامل تھے جو مذہباً یہودی ہیں اور تعلیم کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ میں نے یہاں جلسہ میں شامل ہو کر (دین) کی حقیقی تعلیم سنی ہے۔ میری زندگی کے یہ اہم ترین دن تھے۔ جماعت احمدیہ تو ہر ایک سے بات کرتی ہے اور ہر ایک سے مل کر کام کرنا چاہتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم سب میں جو کامن باتیں ہیں ان پر اکٹھے ہوں اور سب مل کر انسانیت کی قدریں قائم کریں اور ایک دوسرے کی عزت کریں۔

ان کے متعلق ہنگری کے مربی نے بتایا کہ:

جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے جب ان سے (دین) اور یہودیت کے حوالہ سے بات ہوتی تو بسا اوقات کج بحثی بھی کرتے۔ لیکن حضور انور کے ساتھ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ آپ لوگ Love For All Hatred For None پر صرف ایمان ہی نہیں رکھتے بلکہ میں نے خود دیکھ لیا ہے کہ تم لوگ اس ماٹو پر عمل بھی کرتے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد انہوں نے بحث کرنا چھوڑ دی اور جلسہ کی دعوت پر بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر ہنگری میں جماعت کو کسی معاملہ میں تعاون کی ضرورت ہو تو مجھے ضرور بتائیں۔

ملک موریطانیہ سے تعلق رکھنے والے ایک پرانے احمدی جو کہ ہنگری میں مقیم ہیں وہ بھی اس وفد کے ساتھ آئے تھے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ ہنگری میں سٹوڈنٹ کے طور پر آئے تھے اور یہیں مقیم ہوگئے۔ میرے لئے سب سے زیادہ اطمنان کا باعث یہ بات ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں، ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم احمدی ہیں اور بہترین جگہ پر ہیں اور آج ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ حضور انور کو دیکھ رہے ہیں اور حضور انور سے باتیں کر رہے ہیں۔

ہنگری سے آنے والے وفد میں ایک دوست اسماعیل صاحب شامل تھے۔ موصوف کا تعلق ویسے بورکینا فاسو سے ہے لیکن ہنگری میں مقیم ہیں۔ موصوف کچھ عرصہ پہلے بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے تھے لیکن پھر رابطہ میں نہ رہے۔ اب کسی دوست کے ذریعہ رابطہ کر کے انہیں جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تو وہ اپنی بچیوں اور بچیوں کی نانی کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف نے کسی ہنگری کی خاتون سے شادی کی تھی اور اس سے دو بیٹیاں تھیں۔ بچیوں کو اس طرح کسی (دینی) کانفرنس میں بھجوانا ان کی ماں کیلئے ممکن نہیں تھا اس لئے بچیوں کی نانی بھی ساتھ آئیں اور انہوں نے بھی جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔

اسماعیل صاحب نے ملاقات کے دوران کہا:

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں اس پاک جماعت سے وابستہ ہوگیا ہوں اور دنیاوی غلاظتوں اور دیگر فرقوں کے باہمی لڑائی جھگڑوں سے بچا ہوا ہوں۔

ہنگری کے مربی نے بتایا کہ:

بچیوں کی نانی Komaromi Barbala (کومارومی باربالا) صاحبہ جو صرف بچیوں کی خاطر آئی تھیں انہیں راستہ میں One Community One Leader والی ویڈیو دکھائی گئی۔ اس ویڈیو کا ان پر خاص اثر ہوا اور جلسہ گاہ پہنچنے سے پہلے ہی افسوس کرنے لگ گئیں کہ میں تو اپنا سر ڈھانکنے کیلئے ساتھ کچھ نہیں لائی۔ پھر ساتھ والی عورتوں سے سکارف مانگا اور جلسہ کے دوران اور ملاقات کے وقت اپنا سر ڈھانکے رکھا۔

ملاقات کے وقت فرط جذبات سے بول نہ سکیں اور اتنا پر امن اور پرسکون ماحول دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا۔ موصوفہ نے کہا کہ یہاں آ کر میری جس دنیا سے آشنائی ہوئی ہے اب اس سے وابستہ رہنے کو دل کرتا ہے۔

ہنگری سے آنے والے وفد کی یہ ملاقات ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ولی اللہ بن گئے

مکرم خان بہادر سعد اللہ خان صاحب 1911ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دست مبارک پر داخل احمدیت ہوئے۔ وہ تبدیلی اختیار کی کہ آپ ولی اللہ بن گئے۔ ایک دفعہ مالاکنڈ کے قدیمی دوست قاضی محمد احمد جان صاحب جو احمدیت کے مخالف تھے اور قابل عبرت سزا پا چکے تھے چند اور افسر ساتھ لے کر خان بہادر موصوف کے پاس بطور جرگہ آئے۔ اور کہا کہ خان صاحب ہم کو یہ سن کر کہ آپ احمدی ہوئے ہیں سخت صدمہ اور افسوس ہوا ہے۔ کیا اچھا ہوگا اگر آپ پھر توبہ کرلیں۔ خان بہادر صاحب نے جواب دیا کہ جب میں آپ کی طرح تھا تو آپ کو معلوم ہے کہ آپ صاحبان کی مہربانی سے نہ نماز پڑھتا نہ تہجد نہ قرآن کریم سے کوئی واقفیت یا تعلق تھا سارا دن تاش اور شطرنج میں گزرتا اور لڑکے آ کر ناچتے۔ خدا بھلا کرے ہمارے مولوی مظفر احمد صاحب کا، جن کے نیک نصائح اور پاک صحبت نے اس گندی زندگی سے بیزار کرا کر پابند نماز و تہجد کیا۔ اور درس قرآن کا شوق دلایا۔ اگر دین یہ نہیں جو احمدیت کے ذریعے حاصل ہوا اور وہ تھا جو میں آپ لوگوں کی رفاقت میں اختیار کر چکا تھا۔ تو مجھے یہ زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس پر وہ لوگ شرمندہ ہوئے اور اٹھ کر چلے گئے۔ (تاریخ احمدیت جلد 17 ص 406)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل حفظ قرآن

مکرم ماسٹر رحمت علی ظفر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی ثانیہ مشتاق بنت مکرم مشتاق احمد صاحب ولد مکرم چوہدری علی احمد صاحب آف گھنو کے بجہ ضلع سیالکوٹ نے ابراہیم اکیڈمی ربوہ سے قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی ہے۔ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ کے سبزہ زار میں مورخہ 30 جولائی 2015ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب مربی سلسلہ نے اس موقع پر دعا کروائی ۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقاعدہ تلاوت کرنے ، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم نعمان احمد صاحب مربی سلسلہ جھنگڑ حاکم والا ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سنٹر کے ایک طفل رائے مجیب الرحمٰن ولد مکرم رائے محمد افضل صاحب نے محض اللہ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ موصوف مکرم رائے منیر احمد صاحب ولد مکرم رائے حاجی محمد فضل صاحب کا نواسہ اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم سے دلی محبت کرنے والا، اس کی باقاعدہ تلاوت کرنے والا، اس کا ترجمہ سیکھنے والا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد ظفر اللہ صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

سحر ظفر اللہ بنت مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نے تقریباً ساڑھے نو سال کی عمر میں ناظرہ قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ 4/اگست 2015ء کو شام گھر پر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن کریم کی چند آیات سنیں اور دعا کروائی۔ بچی مکرم محمد ادریس صاحب مرحوم کی نواسی اور مکرم محمد شفیع صاحب کی پوتی ہے۔ بچی کی والدہ مکرمہ رخسانہ ظفر اللہ صاحبہ 2 ماہ قبل وفات پا گئی تھیں ۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت محترمہ شوکت اسد صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والی بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم لقمان احمد ساقی صاحب مربی سلسلہ چنیوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 10 جولائی 2015ء کو مکرم نعمان احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب چنیوٹ کی تقریب آمین منعقد کی گئی ۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار اور بچے کی والدہ حاصل ہوئی۔ بچے سے قرآن کریم مکرم محمد لقمان صاحب مربی سلسلہ نے سنا اور دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو عامل باعمل بننے کی توفیق عطا فرمائے قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد رمضان تبسم صاحب معلم وقف جدید بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان تحریر کرتے ہیں۔

رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ بستی رنداں کے 13 بچوں انیس احمد ولد مکرم عبدالحمید صاحب ، مجاہد احمد ولد مکرم غلام رسول صاحب ، عاقب احمد ولد مکرم غلام مرتضٰی صاحب، رضوان احمد صاحب ولد مکرم غلام بشیر صاحب ، فرحان احمد ولد مکرم محمد وسیم صاحب، شمس السلام ولد مکرم عبدالسلام صاحب ، انعام الرحمٰن ولد مکرم غالب احمد صاحب ، محمد زمان ولد مکرم امان اللہ صاحب ، فیصل احمد ولد مکرم کلیم اللہ صاحب ، فہیم احمد ولد مکرم محمد امین صاحب، فیصل احمد ولد مکرم اللہ بچایا صاحب، غازی احمد ولد مکرم غلام یٰسین صاحب اور محمد اسماعیل ولد مکرم محمد اقبال صاحب کی تقریب آمین ہوئی ۔ ان تمام بچوں کو قرآن پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی مکرم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت نے تمام بچوں سے قرآن سنا اور دعا کروائی تمام حاضرین میں شرینی تقسیم کی گئی اور تمام بچوں کو انعام دیئے گئے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم سے دلی محبت کرنے والا، اس کی باقاعدہ تلاوت کرنے والا، اس کا ترجمہ سیکھنے والا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم مظفر کبیر صاحب آف جرمنی اور بہو مکرمہ ماریہ کبیر صاحبہ کو مورخہ 29 جون 2015ء کو ایک بیٹے کے بعد ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام سدرہ کبیر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی نواسی اور مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب مرحوم سابق صدر گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے نیک، صالحہ اور دین کی خادمہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عرفان احمد باجوہ صاحب مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 3/اگست 2015ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے سلمان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ریاض احمد باجوہ صاحب چک نمبر 63 ڈی بی ضلع بہاولپور کا پوتا اور مکرم چوہدری داؤد احمد باجوہ صاحب جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی سے نوازے، نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد طاہر زمان صاحب معلم وقف جدید ڈیرہ غازیخان شہر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی محترم محمد اسلم پردیسی صاحب مورخہ 14 جولائی 2015ء کو دبئی میں بوجہ ہارٹ اٹیک 49 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مورخہ 16 جولائی کو ان کی نماز جنازہ دبئی میں پڑھائی گئی۔ ان کی میت 17 جولائی کو ڈیرہ غازیخان لائی گئی ۔ جہاں اسی روز محترم ملک منور احمد قمر صاحب مربی ضلع ڈیرہ غازی خان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ڈیرہ غازی خان شہر کے قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے تھے۔ امانت داری اور سچائی ان کا خاص وصف تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ اور 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترمہ ام کلثوم صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ احمد خان صاحب جوئیہ مربی سلسلہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بڑی نند مکرمہ کنیز اختر صاحبہ بنت مکرم لطف خان جوئیہ صاحب مرحوم بعمر 63 سال مورخہ 17 جولائی 2015ء کو کینسر کی لمبی بیماری کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ 4 سال قبل اس مہلک بیماری میں گرفتار ہوئی تھیں ۔ یہ سارا عرصہ بڑے ہی صبر اور دعاؤں میں گزارا۔ سارا عرصہ ان کی تیمارداری کا موقع مجھے نصیب ہوا۔ آپ صابر وشاکر اور اللہ کی رضا پر راضی رہنے والی مخلص احمدی خاتون تھیں ۔ اسی روز بیت مبارک میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے ، اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ منصورہ مظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نصیر آباد غالب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے شوہر مکرم مظفر احمد صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب نصیر آباد غالب ربوہ مورخہ 30 جولائی 2015ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ 31 جولائی کو مکرم صوفی احمد یار صاحب امام الصلوٰۃ نصیر آباد غالب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم مرزا جواد احمد صاحب نائب مہتمم مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے لواحقین میں میرے علاوہ 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ خاکسارہ تمام احباب جماعت کی مشکور ہے جنہوں نے اس نازک گھڑی میں خود تشریف لاکر یا بذریعہ فون تعزیت کی اور خاکسارہ کی ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی جزائے خیر سے نوازے نیز احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

قلعہ میر چاکر ۔ بلوچستان

ماہرین آثار قدیمہ کا کہنا ہے کہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ قلعے برصغیر پاک و ہند میں تعمیر ہوئے۔ اسی طرح سرزمین بلوچستان میں جتنے قلعے واقع ہیں شائد ہی اتنے کسی اور علاقے میں ہوں ۔ یہاں چند قلعے قبل از تاریخ عہد سے بھی منسوب ہیں۔ ان کا تذکرہ صرف کرم خوردہ کتابوں میں ملتا ہے‘ وہ اب معدوم ہو چکے ہیں۔ پھر بھی ایک محتاط اندازے کے مطابق بلوچستان میں پچاس سے زائد قدیم قلعوں کی موجودگی ثابت ہے جو اپنے رقبے و طرز تعمیر کے لحاظ سے منفرد و یکتا ہیں۔ یہ بلوچ قوم کی تاریخ، ماضی اور تہذیب کے جیتے جاگتے آثار ہیں۔

بلوچستان میں ’’میری‘‘ شال کوٹ (قلعہ کوئٹہ) میری قلات ، میری مستونگ ،قلعہ چاکر، سبی، قلعہ خاران ،قلعہ پنہوں، چاکر ماڑی، قلعہ نمرود، قلعہ ویول وغیرہ سب سے نمایاں ہیں۔ بعض قلعوں کو ’میری‘ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ بلوچی اور سندھی زبانوں میں ’میری‘ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں حاکم وقت کی رہائش ہو اور جہاں وہ اپنا دربار لگائے۔

میر چاکر رند (1468ء۔1565ء) بلوچوں میں لوک ہیرو کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تاریخ میں ’’چاکر اعظم‘‘ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ سبی شہر کے مغرب میں سبی۔ ہرنائی ریلوے لائن کے قریب واقع ایک قلعہ میر چاکر کے نام سے منسوب ہے۔ میر چاکر کے اس علاقے میں تین قلعے تھے۔ پہلا سوران، دوسرا بھاگ کے قریب گدڑ کے مقام پر اور تیسرا سبی قلعہ۔

اوّل الذکر دونوں قلعے زلزلوں میں منہدم ہو کر کھنڈر کی شکل اختیار کر چکے۔ جبکہ سبی قلعہ اب بھی موجود ہے، البتہ محکمہ آثار قدیمہ کی بے حسی کے سبب منہدم ہونے کو ہے۔ قلعہ چاکر کہنے کو بلوچستان کے تاج میں نگینے کی طرح جڑا ہوا ہے۔ مگر یہ عظیم قلعہ سبی کے پُر رونق شہر کے سنگ کسمپرسی کی تصویر بنا موجود ہے۔ اس کی دیواریں اپنی عظمت رفتہ کی یاد دلاتی ہیں‘ مگر اس شاہکار کو دیکھنے کم ہی لوگ آتے ہیں۔

اس ویران اور اجڑے قلعے کی حدود میں کمروں راہداریوں اور درو دیوار پر ماضی کے نقوش دیکھے جا سکتے ہیں۔ جنوب کی طرف مرکزی دروازے کے آثار موجود ہیں جو بارہ فٹ چوڑا ہے۔ اس کے اوپر دو بڑے برجوں کے نشان ہیں جن میں تیر انداز فروکش ہوتے تھے۔ پہلے برج پر چڑھنے کے لئے قریب ہی سیڑھیاں ہیں۔ وہ ایک دریچے پر ختم ہوتی ہیں۔ اس دریچے سے ملحق ایک گودام میں اناج ڈالا جاتا تھا۔ اس قلعے کی ہر چیز شاندار ہے لیکن اناج کے دو گودام لائق توصیف ہیں۔ پہلے گودام کی لمبائی 80 فٹ اور دوسرے کی 70 فٹ ہے، جبکہ ان کی کشادگی 30 فٹ تھی۔ یہ پختہ اینٹوں سے بنائے گئے۔ نچلے حصے میں ایک دروازہ ہوتا تھا جہاں سے بوقت ضرورت اناج نکالا جاتا۔

آگے ایک اور ویسا ہی برج ہے جس کے دائیں طرف چند سیڑھیاں اوپر جاتی ہیں۔ اس حصے میں نہایت موٹی فصیل واقع ہے۔ یہاں کچھ بوسیدہ کمرے مورچوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ دراصل فوجیوں کی رہائش گاہیں تھیں۔ وہیں سے قلعے کی حفاظت ہوتی، حملہ آور لشکر کی نگرانی اور بوقت ضرورت دشمن کے لشکر پر تیر اندازی کی جاتی تھی۔ نیچے نظر دوڑائیں تو سبی کے خوبصورت شہر کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ قلعے کے وسیع آنگن میں ایک خوبصورت باغ تھا، اب وہ بھی اجڑ چکا ہے۔ وہاں خودرو جھاڑیاں، ٹوٹی پھوٹی اینٹوں کے ڈھیر، چاروں طرف پھیلی بلند و بالا فصیل اور اس کے ہیبت ناک برج عالم گریہ میں ہیں۔ قلعے کے دوسرے کونے پر بھی ویسا ہی برج واقع ہے۔ اس کے ساتھ کمروں کے آثار ہیں۔ ان کمروں کی دیواریں خوب چوڑی اور دروازے نہایت ہی مضبوط ہیں۔ کمروں کی چھتیں ڈھل چکیں ہیں۔ کمروں کی یہ قطار قلعے کے تیسرے کونے تک چلی گئی ہے۔

قلعے کی مغربی فصیل کے اندرونی جانب چاکر کی نجی رہائش گاہ واقع تھی۔ اس کی حفاظت کے لئے دو چھوٹی چوکیاں بنائی گئی تھیں۔ جس کے نزدیک ایک تہہ خانے کے نشان بھی ملتے ہیں۔ تہہ خانے سے زیر زمین ایک راستہ شمالی چوکی کو جاتا تھا۔ ایک پرانی مسجد کے آثار بھی ہیں جو شہید ہو چکی ہے۔ مسجد کے ساتھ کئی حجروں کے کھنڈر نظر آتے ہیں۔ فصیل کے آخری کونے میں منہدم دیواریں ایک وسیع اصطبل کی ہیں۔

قلعہ کی فصیل پر چڑھتے جائیں تو دروازے پر پہنچ جائیں گے۔ قلعے کے درمیان چند سیدھی دیواریں منہدم حالت میں ملتی ہیں۔ قلعے کے تینوں جانب فصیل کے نشانات موجود ہیں۔ قدیم زمانے میں فصیل یا دیواریں دفاع کے مقبول ترین انداز تھے۔ قلعہ کی بیرونی فصیل قریباً کئی ایکڑ پر محیط ہے۔ یہ پرانی چونگی تک چلی گئی ہے۔ یہ چونگی میر چاکر کی بیرونی آمدورفت اور ناکہ (وصولی) کیلئے استعمال ہوتی تھی۔ اس فصیل کے آثار چاکر روڈ کے ساتھ ساتھ تقریباً آدھے کلومیٹر تک اب بھی موجود ہیں۔ یہ فصیل 8 سے 10 فٹ چوڑی ہے۔ قلعہ کی بیرونی چار دیواری کے نشانات بھی مدھم پڑ چکے ہیں۔ لیکن ابھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ قلعے کے بیرونی جانب چاروں طرف مورچہ نما کمرے بنے ہوئے ہیں۔ ان کمروں میں چھوٹے چھوٹے دریچے (تیرکش) نمایاں نظر آتے ہیں۔ قلعے کے سامنے چھوٹے سے شہر کے بھی آثار نمایاں ہیں۔ وہاں موسم گرما میں دور دراز علاقوں سے کثیر تعداد میں قبائل کی آمد کی وجہ سے قلعہ کے باہر میدان میں خیموں کا شہر آباد ہو جاتا تھا۔ لوگوں کی مختلف ضروریات پوری کرنے کے واسطے منڈی میں خوجوں کی بڑی بڑی دکانیں کھل جاتی جن میں ہرات کا مخمل اور عطر، تبریز کے عجائبات، دمشق و قاہرہ کے اسلحے موجود ہوتے۔ ان دکانداروں نے سبی کے قریہ قریہ میں اپنے کارندے متعین کر رکھے تھے۔ وہ سرداروں اور معززین کی مانگ پر سبی آکر انہیں چیزیں فراہم کرتے۔

اسی میدان کے ایک حصے میں اعلیٰ نسل کے مویشیوں کی وسیع منڈی لگتی۔ دوسرے حصے میں اہم ترین میلے کا انعقاد ہوتا۔

(روزنامہ دنیا 20 مئی 2015)

تعطیل

۞ مورخہ 14/اگست 2015ء کو قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام وایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔اگست

طلوع فجر	4:01
طلوع آفتاب	5:28
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:58

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

12۔اگست 2015ء

6:00 am	وقف نو کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا 2008ء
1:55 pm	سوال و جواب (اردو زبان میں)
3:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2015ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2009ء
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل

13۔اگست 2015ء

6:15 am	جلسہ سالانہ کینیڈا
9:50 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حدیقۃ المہدی کا افتتاح 16۔اکتوبر 2008ء
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7۔اگست 2015ء

رشید برادرز ٹینٹ سروس اینڈ پکوان سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ
پکی پکائی دیگوں اور آرڈر پر دیگوں کی تیاری کا مرکز
معیار اور وزن کی گارنٹی
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

FR-10

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد طاہر اٹھوال: 0333-3354914

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
قائم شدہ 1952ء
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ارشد کمپوزنگ سنٹر
ارشد محمود
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
0332-7077571,047-6212810
E-mail:arshadrabwah@gmail.com
شادی کارڈز ● وزٹنگ کارڈز ● کیش میمو ● انعامی شیلڈز
نیم پلیٹ ● فلیکس ● سکینگ کمپوزنگ انگلش، اردو، عربی، پنجابی

WARDA فیبرکس
14/اگست کے سپیشل ریڈی میڈ کرتے دستیاب ہیں
لان کی سیل جاری ہے
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362